

گلشن میں بند و نسبت بہ رنگِ دگر ہے آج
 ا۔ لغات۔ رنگِ دگر :
 قمری کا طوق، حلقہ بیرونِ در ہے آج
 دوسرے رنگ کا، جداگانہ طرز کا۔
 آتا ہے ایک پارہٴ دل، ہر فغاں کے ساتھ
 قمری : ناختہ کی ایک قسم جس
 تارِ نفس کندِ شکارِ اثر ہے آج
 کی گردن میں طوق یعنی حلقہ سانا
 اے عافیت! کنارہ کراے انتظامِ اجل
 ہو ا ہوتا ہے۔ شعراء اسے سرود کا
 سیلابِ گریہ درپے دیوار و در ہے آج
 عاشق قرار دیتے ہیں۔
 حلقہ بیرونِ در : دروازے
 کے باہر کی کنڈی۔
 ہیں : جس شخص کو محفل میں بار نہ ہو اور اسے باہر ہی روک دیا گیا ہو اسے بھی
 حلقہ بیرونِ در کہتے ہیں۔

آج باغ میں نئی وضع کا انتظام کیا گیا ہے اور قمری کو بھی جو باغ کا مشہور پرندہ
 ہے، باہر نکال دیا گیا ہے۔ گویا اس کا طوق باغ کے بیرونِ دروازے کی کنڈی بنا
 ہوا ہے۔ بظاہر شعر کا مطلب یہ ہے کہ وہ محبوب باغ میں آ رہا ہے، جس کا قد
 سرود و شمشاد کے لیے بھی باعثِ صدر شک ہے۔ اس وجہ سے انتظام کی صورت
 بالکل دوسری ہو گئی، جیسے کسی بڑی ہستی کی آمد پر خصوصی انتظامات کر لینے کا دستور
 ہے۔ اس سلسلے میں قمری تک کو باہر نکال دیا گیا ہے۔

۲۔ لغات۔ پارہ : ٹکڑا

شرح : آج ہر آہ کے ساتھ دل کا ایک ٹکڑا چلا آ رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ
 میرے سانس کا تار اثر کو پہنچانے کے لیے کند بن گیا ہے یعنی میرا سانس آج اپنے اندر
 اثر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اسی لیے دل کے ٹکڑے آہوں کے ساتھ باہر آ رہے ہیں۔

۳۔ شرح : اے آرام و راحت! الگ ہو جاؤ اور اے نظم و ضبط! نکل جاؤ کیونکہ
 میرے رونے سے جو بے پناہ سیلاب آیا ہے، وہ آج میرے گھر کے دیوار و در سلامت نہ